بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۷ شوال ۱۴۰۰ھ ۸ تبوک ۱۳۵۹ ہش ۸ ستمبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۰۴

لنڈن مشن میں گزشتہ تیس سال میں کامیاب ترین پریس کانفرنس

لنڈن کے چوٹی کے ۶۰ اخبارات جرائد رسائل کے نمائندوں رپورٹروں اور فوٹو گرافروں کی شرکت

ربوہ ۸ تبوک / ستمبر۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ اگست کو لنڈن میں جس پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ لنڈن مشن میں گزشتہ تیس سال سے اتنی کامیاب پریس کانفرنس کبھی نہیں ہوئی۔ اس میں لنڈن کے چوٹی کے اخبارات۔ رسائل و جرائد کے ساٹھ رپورٹر نمائندے۔ کالم نگار اور نامہ نگار اور فوٹو گرافر موجود تھے۔ ان تفاصیل کا انکشاف اس خط میں کیا گیا ہے۔ جو کہ محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کے نام لنڈن مشن کے نائب امام مکرم منیر الدین شمس صاحب نے لکھا ہے۔ اس خط میں بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب ۷ اگست کو دورہ یورپ کے سلسلہ میں لنڈن پہنچے تو ہوائی اڈے پر وی آئی پی لاؤنج حضور کے لئے وقف تھا جہاں پر برطانیہ کے مشنری انچارج محترم شیخ مبارک احمد صاحب محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور دیگر احباب نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

ہوائی اڈے سے حضور ایدہ اللہ مشن ہاؤس تشریف لائے۔ جہاں پر قریباً پانچ سو احباب و مستورات نے اپنے پیارے امام کا گرم جوشی سے استقبال کیا۔ مشن ہاؤس کو حضور کے استقبال کے لئے رنگا رنگ جھنڈیوں اور آرائشوں سے سجایا گیا تھا۔ خدام اور اطفال نے اپنے گلوں میں سیاہ اور سفید سکارف پہنے ہوئے تھے۔ اگرچہ اس روز لنڈن میں چھٹی نہیں تھی۔ پھر بھی اپنے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے پانچ سو سے زائد مرد اور مستورات اپنے اپنے کام کاج سے چھٹی کر کے مشن ہاؤس آئے ہوئے تھے۔ جہاں پر ان کی خوش بختی کا اس طرح سے مظاہرہ ہوا کہ ان کے محبوب اور پیارے آقا ایدہ اللہ نے ان سب احباب کو مسکراتے ہوئے نورانی چہرے کے ساتھ مصافحے کے شرف سے نوازا۔

حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا عورتوں کی طرف سے تشریف لے گئیں۔ حضور بھی چند منٹ کے لئے عورتوں کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں پر لڑکیوں نے حضور کی شان میں عربی اشعار پڑھ کر حضور کا خیر مقدم کیا۔

خط میں بتایا گیا ہے کہ ۱۴ اگست کی پریس کانفرنس کیفے رائل ہوٹل پکاڈلی CAFE ROYAL HOTEL PICCADALLY میں منعقد ہوئی۔ حضور نے نہایت سکون اور دلجمعی کے ساتھ تیز طرار رپورٹروں کو نہایت مؤثر اور مسکت جوابات دیئے۔ اردو روزنامہ جنگ لنڈن نے اگلے روز حضور کی ایک خوبصورت تصویر کے ساتھ نہایت تفصیلی طور پر اس پریس کانفرنس کی خبر دی۔ اس کے علاوہ بااثر اور کثیر الاشاعت انگریزی اخبار گارڈین نے حضور کی تین کالمی خوبصورت تصویر کے ساتھ اس پریس کانفرنس کی رپورٹنگ کی۔ اس اخبار نے حضور کی جو تصویر شائع کی ہے۔ وہ حسن و خوبصورتی اور تاثر و گہرائی کا ایک شاہکار ہے۔ اس تصویر میں حضور نے اپنے ہاتھ میں قرآن کریم بلند کر رکھا ہے۔ اور تصویر کے نیچے لکھا ہے۔

مرزا ناصر احمد ..... "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

MIRZA NASIR AHMAD

"LOVE FOR ALL, HATRED FOR NONE"

ایک آئرش اخبار نے بھی پریس کانفرنس کی تفصیلی خبر دی۔

حضور ایدہ اللہ کینیڈا کے دورے پر لنڈن سے روانہ ہو گئے

ربوہ ۸ تبوک / ستمبر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لنڈن سے ۲ ستمبر کی اطلاع بذریعہ محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کے نام محبت بھرا "السلام علیکم" ارسال فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۴ ستمبر کو کینیڈا اور امریکہ کے دورے پر کینیڈا کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

احباب کرام حالیہ دورے کے سلسلے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک دعا کو یاد رکھیں۔ جو کہ حضور نے اپنی روانگی سے پہلے احباب سے کی تھی۔ اس میں حضور نے جماعت کے اس مرکزی حصہ کو خصوصی طور پر مخاطب کر کے دعا کی تحریک فرمائی تھی۔ جو کہ راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرنے والے احباب پر مشتمل ہے۔ اب بھی چاہیئے کہ یہ احباب ان دعاؤں میں کمی نہ آنے دیں اور حضور کے دورہ کے بخیریت اختتام تک نیم شبی دعاؤں کا یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ اب تک جو اطلاعات ملی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دورہ محض اللہ کے فضل سے غیر معمولی اور کامیاب جا رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے افضال بارش کی طرح برس رہے ہیں۔

— سٹاپ پریس —

حضور کینیڈا پہنچ گئے

امیر صاحب مقامی نے اطلاع دی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۴ ستمبر کو بخیریت ٹورانٹو کینیڈا پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ ان کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو

مغربی افریقہ کے سکولوں کو تجربہ کار سائنس ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ BEd یا MEd کو ترجیح دی جاتی ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواست کے ہمراہ اپنی استاد کی فوٹو سٹیٹ اور امیر مقامی اور قائد مقامی کی تصدیق کے ساتھ جلد بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ شوال ۱۴۰۰ھ

۸ تبوک ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبی پاکؐ کی پیروی کی برکات

نبی پاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات فیض وعطا کا ایک ایسا شیریں چشمہ ہے جس کی لذت اور توانائی میں قیامت تک کوئی کمی نہ آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس فیض عام کو قیامت تک جاری فرمایا ہے۔ اور رحمۃ للعالمین کا عظیم خطاب عطا فرما کر اس فیض کے دروازے ہر ذی حیات پر کھول دیئے ہیں۔

نبیوں کے سردارؐ کی پیروی کے محاسن ومعارف اتنے متنوع ہیں کہ ان کا شمار نہیں لیکن سب سے اعلیٰ سب سے برتر اور سب سے قیمتی فیض جو نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی پیروی سے ملتا ہے وہ حضرت مسیح موعود نے مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمایا ہے:-

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر۔ تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی..... سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی امی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا۔ اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے اور وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ"

(سراج منیر صفحہ ۸۲)

پھر فرمایا:-

"ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے ہیں تو ان تمام گذشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا۔ کیونکہ صرف قصوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہو سکتی..... لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ تمام قصے حقیقت کے رنگ میں آگئے۔ اب نہ ہم قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مطالبہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں۔ اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۸۸)

جماعت احمدیہ کا لٹریچر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات وبرکات کے ان اذکار سے معمور ہے۔ یہ لٹریچر نبی پاکؐ کی عشق کی سب سے مکمل اور جامع داستان ہے۔ اس لٹریچر کی حفاظت اللہ تعالیٰ کی ذات خود کرے گی۔

یادِ ایّام

قادیاں! جب بھی تری یادوں میں کھو جاتا ہوں میں
تھام کر دل جانب ربوہ چلا آتا ہوں میں

اس قدر گہرا جمالِ ہم نشیں کا ہے اثر
خاک میں ربوہ کی بوئے قادیاں پاتا ہوں میں

ہیں یہاں موجود میرے پیارے یارانِ کہن
ان کی سن جاتا ہوں اور اپنی سنا جاتا ہوں میں

یاد جب آتے ہیں وہ شام وسحر لیل ونہار
خود تو روتا ہی تھا یاروں کو بھی رلواتا ہوں میں

منتشر فریاد کر دیتی ہے اجزائے الم
بند ہیں لب خون دل آنکھوں سے ٹپکاتا ہوں میں

کر دیا جن کو پریشاں انقلاب دہر نے
اب تصور میں انہی زلفوں کو سلجھاتا ہوں میں

حضرتِ محمودؓ کے وجد آفریں خطبات کا
آج بھی کانوں میں رس گھلتا ہوا پاتا ہوں میں

فیض ہے مرزا بشیر احمد کا جاری آج بھی
اس کی ضو میں جانب منزل چلا جاتا ہوں میں

وہ مروت اور شفقت جو شریف احمد میں تھی
ایسے مشفق مہرباں انساں کم پاتا ہوں میں

خواب ہیں اب صحبتیں اسحاقؑ و اسمٰعیلؑ کی
قلب محزوں اب انہی خوابوں سے بہلاتا ہوں میں

صادقؑ و شیر علی۔ روشن علی۔ قاسم علی
دل کو ان عشاق کی یادوں سے گرماتا ہوں میں

قادیانیؑ۔ سرورؑ۔ یعقوبؑ و اکملؑ و سیالؑ
ان ستاروں سے ابھی تک روشنی پاتا ہوں میں

معنیؑ۔ اسمٰعیلؑ۔ گوہرؑ۔ دردؑ اور عبدالرحیمؑ
اب بھی ان کی یاد سے تسکین دل پاتا ہوں میں

عبدِ رحمانؑ۔ راجیکیؑ۔ فرزندؑ اور عبدالعزیزؑ
دور ہیں پھر بھی انہیں اپنے قریں پاتا ہوں میں

سینکڑوں احباب تھے میں ذکر کس کس کا کروں
مشتے از خروارے ہیں جو نام گنواتا ہوں میں

یادگارِ دہر ہیں۔ اور زندۂ جاوید ہیں
صفحۂ عالم پہ ثبت ان کے نشاں پاتا ہوں میں

کیا ہوا آئی اُلٹ دی جس نے پل بھر میں بساط
کیا ہوا کیسے ہوا حیراں ہوا جاتا ہوں میں

یہ بھی تھا خلدِ زمیں سے ابنِ آدم کا ہبوط
معصیت کی دیکھئے کب تک سزا پاتا ہوں میں

داغہائے سینہ پھر سے تازہ کرنے کے لئے
ہم صفیرو قصۂ پارینہ دہراتا ہوں میں

دردِ فرقت بھی غنیمت ہے نہ ہو جب حظِ وصل
فلسفہ غم کا دلِ ناداں کو سمجھاتا ہوں میں

"داغِ ہجرت" وحیٔ حق کی بات بھی پوری ہوئی
پیشگوئی تھی امامِ وقت کی پوری ہوئی

رحمت اللہ خاں شاکر ۶۲۱ پورن نگر سیالکوٹ

۱:- حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ۔ ۲:- حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ ۳:- حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ۔ ۴:- بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی ۵:- حضرت مولانا سرور شاہ صاحبؓ۔ ۶:- حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ۔ ۷:- چوہدری فتح محمد صاحب سیال ۸:- حضرت مولوی عبدالمغنی خانصاحبؓ۔ ۹:- حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب جالندھریؓ۔ ۱۰:- حضرت مولانا ذوالفقار علی صاحبؓ گوہر ۱۱:- مولانا عبدالرحیم صاحبؓ درد ۱۲:- حضرت بھائی عبدالرحیم صاحبؓ دھگت سنگھ ۱۳:- حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن دھن سنگھ ۱۴:- حضرت مولانا غلام رسول صاحبؓ راجیکی۔ ۱۵:- حضرت مولوی فرزند علی صاحبؓ۔ ۱۶:- حکیم عبدالعزیز خانصاحبؓ کبیر عجائب گھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مجدد الف ثانیؒ اور گورو ارجن جی

مکرم گیانی عباد اللہ صاحب ربوہ

(۲)

کسی شخص کا اپنے مذہب کی خوبیاں بتا کر لوگوں کو اس قبولیت کی دعوت دینا اور بات ہے مگر کسی دوسرے مذہب کو قبول کرنے سے روکنا اور بات ہے۔ گورو ارجن کا اسلامی دور حکومت میں شودروں کو اسلام قبول کرنے سے روکنا ثابت کرتا ہے کہ ان کے دل میں اسلام کے لئے اچھے خیالات نہ تھے۔ ہم اپنے سکھ دوستوں سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان بزرگ کسی سکھ ریاست میں لوگوں کو سکھ دھرم قبول کرنے سے روکے تو ایسا کرنے کے لئے ڈھیل دے دی جائے۔ اگر نہیں تو پھر ان کے جہانگیر یا حضرت مجدد الف ثانی پر کئے گئے الزامات کی کیا حقیقت ہے۔ پھر جبکہ جہانگیر کا گورو جی کو کوئی سزا دینا سکھ تاریخ سے ثابت بھی نہیں کیا جا سکتا اور یہ کہنا کہ جہانگیر گورو ارجن جی کو ختم کر کے سکھ تحریک کو کچلنا چاہتا تھا۔ سراسر غلط اور واقعات کے خلاف ہے۔ سکھ دوستوں کو مسلم ہے کہ جہانگیر اور گورو ہرگوبند جی کے دوستانہ تعلقات رہے اور بادشاہ نے گورو جی کو پنجاب کے حکمرانوں کا نگران بھی مقرر کر دیا تھا۔ نیز ڈاکٹر مہندر کور گل جی نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے۔

"روپ دالس، سنتوکھ سنگھ اور بھگت سنگھ تینوں اس بات پر متفق ہیں۔ کہ جہانگیر نے گورو جی کا احترام کیا اور کہ گورو جی سے کوئی عداوت نہ تھی۔"

(گورو ارجن جیوی کے بانی ص۳۱)

یعنی

"اگر جہانگیر سکھ مت کو ہی ختم کرنے کا خواہاں تھا تو گورو ارجن جی کے بعد سکھ دھرم کے خلاف تحریک تیز ہو جاتی مگر ایسا کرنے کا حوالہ کسی سکھ یا غیر سکھ یا مسلمان کی تصنیف سے نہیں ملتا۔"

(گورو ارجن جیوی کے بانی ص۳۳)

ان باتوں کی بنا پر ہی ایک مرتبہ سردار کرم سنگھ جی ہسٹورین نے یہ بیان کیا۔

"سری گورو ارجن دیو جی کے جوتی جوت سمانے سے متعلق ہم کسی محقق کی تسلی نہیں کروا سکتے۔ جادو ناتھ نے شک کیا کہیں جواب دینے کی بجائے ہم نے گالیاں دینا شروع کر دیا کیا اس سے ہمارا موقف صاف ہو گیا۔"

(سردار کرم سنگھ ہسٹورین دی اتہاس سکھ کھوج ص۲۶)

گورو ارجن کا خسرو کی بغاوت میں مدد کرنا ایک ایسی حقیقت ہے جو سردار کہور سنگھ سابق آئی سی ایس کو مسلم ہے اور باغی کی سزا سکھ دھرم نے بھی موت ہی بیان کی ہے جیسا کہ بھائی گورداس جی فرماتے ہیں:-

جے کو آپ گنائیکے
پاتشاہاں نے عاقی
ہوئے ہوئے قتلام
حرام خور کا مٹھ نہ کفن
مھانہ گور

(وار ۲۶ جوڑی ۳۲)

بعض اور سکھ کتب میں بھی باغی کے لئے موت کی سزا بیان کی گئی ہے۔

گورپرتاپ سورج ات یکم النسو ۶۱ سوھم مارگ گرنتھ ص۳۸ اتنخواہ نامہ بھائی نند لال ص۱۳)

سکھ تاریخ کا یہ مشہور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ گورو گھر کے مسندوں آپس میں طے کیا کہ گورو کو بند سکھ جی کو گوریائی گدی سے معزول کر دیا جائے اور ان کی جگہ ان کا بڑا لڑکا گورو مقرر کر دیا جائے ان مسندوں نے اس سازش میں گورو صاحب کی والدہ ماجدہ کو اپنے ساتھ شامل کر لیا۔ گورو صاحب کو کسی طرح اس سازش کا علم ہو گیا۔ گورو صاحب نے اس سازش کے لیڈروں کو کسی بہانہ سے اپنے پاس بلایا اور ان سب کو تیل کے تپتے ہوئے کڑاہوں میں ڈال کر پکوڑوں کی طرح تل دیا اور سب کو ختم کر دیا۔ البتہ اپنی والدہ صاحبہ سے کچھ نہ کہا۔ البتہ باغیوں کے لیڈروں کو عبرت ناک سزا دیئے بغیر نہ چھوڑا

(گورو پرتاپ سورج ات ۲ النسو ۹ ۲ النسو ۱۸۔ گور بلاس پاتشاہی ادھیائے ۵۔ پراچین پنتھ پرکاش ص۳۶ تواریخ گورو خالصہ ص۱۰۹ پنتھ پرکاش ص۲۸۲۔ کلغی دھر چمتکار ۲۹۸۔ جیون کتھا گورو گوبند سنگھ جی ص۱۹۴ اداسی سکھ ص۱۲۔ رسالہ سنت سپاہی امرتسر اپریل ۱۹۴۸ء)

مشہور سکھ بزرگ سنتوکھ سنگھ نے ان کی تعداد بارہ سو بتائی ہے جب کہ انہوں نے لکھا

"کہوں کہاں لاگے کت گپری
گئے اکادش سو تس بیری"

(گورپرتاپ سورج ات ۲ النسو ۹)

الغرض گورو ارجن جی کا قتل سکھ کتب کی رو سے جہانگیر کے سر نہیں تھوپا جا سکتا۔ سکھ مؤرخین نے تو یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ سب کچھ چندو لال کا کارنامہ ہے جس نے اپنی ذاتی عداوت اور بغض کی بناء پر گورو جی کو دکھ دے کر مارا۔ اور گورو ہرگوبند جی نے جہانگیر سے چندو لال کو حاصل کر کے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا اور اس کی لاش گیانی گیان سنگھ کے بقول کتوں کو ڈال دی۔

حضرت میاں میرؒ اور جہانگیر بادشاہ

حضرت میاں میرؒ ایک مشہور و معروف بزرگ گزرے ہیں۔ لاہور میں دھرم پورہ کے پاس ان کا مقبرہ ہے۔ جہاں ہر جمعرات کے دن خوب رونق اور چہل پہل ہوتی ہے۔

آپ کو سکھ تاریخ میں بھی خاص مقام حاصل ہے گورو ارجن سے آپ کے بہت گہرے اور دوستانہ تعلقات تھے ایک سکھ دوان تو آپ کو گورو ارجن جی کے "مربی" بیان کیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے:-

"جب گورو پر سختی شروع ہوئی تو آپ کے مربی شردھالو اور خدا رسیدہ فقیر میاں میرؒ جی بھی برداشت نہ کر سکے۔"

(رسالہ سنت سپاہی جون ۱۹۵۶ء)

سکھ تاریخ کا یہ مشہور واقعہ ہے کہ جب گورو ارجن جی نے سری دربار صاحب امرتسر میں بنے ہوئے ہری مندر صاحب تعمیر کروانے کا فیصلہ کیا تو اس کی بنیادی اینٹ حضرت میاں میر جیؒ کے مقدس ہاتھوں سے رکھوائی۔

(گورو ارجن دیو جیون کے بانی ص۲۳۔ تواریخ گورو خالصہ ص۹۸ دربار صاحب امرتسر ص۸۴، ص۸۵ بھارتی دا شرومنی کانگرس امرتسر ۱۹۵۲ء ص۲۳۔ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ آف اگست ۱۹۵۴ء بسنت سپاہی امرتسر مارچ ۱۹۵۴ء گورمت پرکاش لدھیانہ جون ۱۹۶۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مارچ ۱۹۶۵ء، مارچ ۱۹۷۶ء اکتوبر ۱۹۷۶ء تو پاک چمنستان جنوری ۱۹۴۹ء۔ مالدھاری اتہاس صفحہ ۲۴ اجیت جالندھر ۱۵ جون ۱۹۷۷ء

حضرت میاں میرؒ کے دل میں جہانگیر بادشاہ کا بہت احترام تھا۔ ایک سکھ ودوان پرنسپل مست بیرر سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جہانگیر کا دل دنیاوی دھندوں سے اکتا گیا اور اس نے تارک الدنیا ہونے کی ٹھان لی۔ جب اس نے اس کا ذکر حضرت میرؒ سے کیا تو انہوں نے پرنسپل جی کے بقول جہانگیر سے یہ کہا:۔

"جہانگیر ایسا کرنا ٹھیک نہیں۔ آپ کی ہستی خدمتِ خلق کے لئے ہے آپ کے انصاف کی برکت سے فقیر تک یادِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور لوگ اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ پہلے کوئی ایسے جیسا خلقت کی نگرانی کرنے والا پیدا کر لو پھر تارک الدنیا ہونے کا خیال دل میں لانا۔"

(گورو سندیش مئی ۱۹۶۶ء۔ پورانن جیو نیاں صفحہ ۶۸ فتح لوڑ سٹ نمبر ۱۹۶۶)

اس سے واضح ہے کہ گورو ارجن جی کے "سرتی" حضرت میاں میرؒ کے دل میں جہانگیر بادشاہ کا بہت احترام تھا۔ وہ اسے ایک عادل اور منصف مزاج بادشاہ تسلیم کرتے تھے۔ اس کی حکومت میں لوگ امن اور چین سے زندگی بسر کر رہے تھے کسی کا کسی سے کوئی تصادم نہ تھا۔ سردار کپور سنگھ جی آئی سی ایس یا ان کے ہم خیال لوگوں ایسے منصف مزاج اور عادل بادشاہ کو ظالم اور متعصب بیان کرنا ایک بہت ہی افسوس ناک حرکت ہے۔ کیونکہ اس میں جہانگیر کی ہتک پائی جاتی ہے۔ وہاں ان سکھ بزرگوں کی بھی توہین لازم ہو جاتی ہے۔ جنہوں نے ایک ظالم اور غیر منصف بادشاہ کو "عادل" اور "دھرماتما" بیان کیا ہے۔

ایک سکھ ودوان نے اس لطیفہ میں بیان کیا ہے۔

"تخت پر بیٹھتے ہی جہانگیر نے بعض اصلاحات کیں، اس نے مجرموں کے ناک اور کان وغیرہ کاٹنا بند کر دیئے اور ایسی بری سزائیں دینا منع کر دیا۔ شراب اور دوسرے نشے پینے بھی بند کر دیئے اور ان پر سخت پابندی لگا دی۔۔۔۔ فوجی افسروں کا عام لوگوں کے گھروں میں ٹھہرنا بند کر دیا کیونکہ اس سے انہیں تکلیف ہوتی تھی تاجروں کے لئے سہولتیں پیدا کر دیں۔ عام لوگوں کے لئے شفاخانے کھول دیئے۔"

(گولڈن ٹمپل ہندو اتہاس صفحہ ۲۹)

توزک جہانگیری سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے کہ جہانگیر نے تخت پر بیٹھتے ہی بعض اصلاحات کی تھیں جن سے لوگوں کی بہت سی تکالیف دور ہو گئی تھیں۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

"جھروکہ میں نہ بیٹھا کریں اپنے ماتحت امراء اور سرداروں سے چوکی نہ بھروائیں۔ تسلیمات ادا نہ کروایا کریں۔ سزا دیتے وقت کسی کی ناک یا کان نہ کٹوایا کریں۔ کسی کو زبردستی مسلمان بنانے کی کوشش نہ کریں۔ اپنے ملازموں کو خطاب نہ دیا کریں۔"

(توزک جہانگیری کا اردو ترجمہ صفحہ ۲۷۸)

یہ کس قدر افسوس ناک امر ہے کہ جس بادشاہ نے اپنی حکومت میں کسی بھی شخص کو زبردستی مسلمان بنانے سے منع کر دیا تھا اس کو سکھ بغیر سوچے سمجھے تلوار کے زور سے اسلام کا پرچار کرنے کا الزام دے رہے ہیں جب کہ قرآن شریف میں بھی دین کے معاملہ میں کسی پر جبر کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ٹھنڈے دل سے سوچنے والی بات ہے کہ جب اسلام بیّن الفاظ میں:۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

(دین میں کوئی جبر نہیں)

کا اعلان کر رہا ہے تو تلوار کے زور سے اسلام پھیلانے والے کسی اسلام کا پرچار کرنا چاہتے ہیں۔

گورو ارجن جی نے اپنے زمانہ کی حکومت کے بارہ میں یہ فرمایا ہے:۔

بن حکم ہویا مہربان دا۔
پے کوئے نہ کسے ریان دا
سب سکھالی وسٹھیا
اللہ ہویا حلیمی راج جیئو

(گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۵ صفحہ ۷۴) یعنی

اب ایسا راج قائم ہو گیا ہو دے گا جس میں سبھی لوگ امن و چین سے بسیں گے۔ کوئی کسی پر تعدی نہیں کر سکے گا اور کسی کے بنیادی حقوق کو غصب نہیں کر سکے گا۔"

(رسالہ سیس گنج دہلی جون ۱۹۶۷ء)

کون نہیں جانتا کہ گورو ارجن جی کے زمانہ میں مغلیہ حکومت تھی اور گورو جی نے اپنے اس ارشاد میں اپنے زمانہ کی حکومت کو حلیمی راج کے نام سے موسوم کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ گورو ارجن جی کے نزدیک بھی جہانگیر حکومت حلیمی راج تھا جس میں تمام لوگ امن کی زندگی بسر کرتے تھے اور کوئی کسی پر تعدی نہیں کر سکتا تھا۔

کوٹ مومن میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا ورود

۲۲ اگست بروز جمعۃ المبارک محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صبح ساڑھے نو بجے کوٹ مومن تشریف لائے آپ کی مدد سے قبل ہی اردگرد کی جماعت ہائے احمدیہ کے احباب و غیر از جماعت دوست بکثرت کوٹ مومن پہنچ چکے تھے۔ جنہوں نے مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کوٹ مومن اور مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا کی معیت میں مقامی احباب جماعت کے ساتھ مل کر شہر سے باہر آپ کا استقبال کیا۔ جہاں سے محترم صاحبزادہ صاحب کو شہر میں ایک مقامی احمدی دوست کی رہائش گاہ پر لایا گیا۔

چند منٹ آرام کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب مسجد احمدیہ کوٹ مومن میں تشریف لے گئے۔ جہاں کثیر تعداد میں احمدی احباب و مستورات کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی آپ کے منتظر تھے۔ آپ کی تشریف آوری پر ایک مختصر سا اجلاس منعقد ہوا۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا پھر ایک احمدی دوست نے درِ ثمین میں سے "شانِ اسلام" کے بارہ میں چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے نظام اسلام کی حقیقت اور احادیث میں مذکور آنے والے مثیلِ مسیح ابن مریم کے بارہ میں پیشگوئیوں کا ذکر فرماتے ہوئے بیان فرمایا کہ ہمیشہ کسی مامور من اللہ کو نہ پہچاننے کی غلطی اس مامور من اللہ کے بارہ میں بیان شدہ پیشگوئیوں کی حقیقت کو نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔

اجلاس کے اختتام کے بعد ساڑھے دس بجے محترم صاحبزادہ صاحب کاروں اور موٹر سائیکلوں کے قافلہ میں اور حماں تشریف لے گئے۔

(منیر احمد عابد شاہد مربی حلقہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا)

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آ رہے ہیں از راہ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ تقدیر اور ہمارا عقیدہ

(مکرم محمد طفیل صاحب مربی ایم۔ اے۔ لاہور۔)

سائنس کے میدان میں حیرت انگیز ترقی کرنے کے باوجود آج کا دور مفلسی، تہی دامنی، غربت اور دلائل کی کمی کا دور کہلاتا ہے۔ [illegible] تی اور سائنسی ترقی کے لئے ریسرچ اور تحقیق کے دروازے کھلے ہیں لیکن رشد و ہدایت کا دروازہ بند ہے۔

مذہبی علم کا یہ حال ہے کہ آج تک قسمت اور تقدیر کے مسئلے کو ہی حل نہیں کیا جا سکا۔ ایک طرف کہتے ہیں کہ انسان کی پیدائش سے قبل ہی اس کی روح تقدیر تیار ہو جاتی ہے۔ چنانچہ انسان کو وہی ملتا ہے جو اس کی قسمت یا تقدیر میں لکھا جا چکا۔ اس کی تقدیر بدل سکتی ہے نہ سنور سکتی ہے انسان قدرت کے ہاتھوں بے بس ہے۔ خدا تعالیٰ کے حکم کے بغیر وہ کچھ بھی کرنے سے قاصر ہے۔ اور جب کوئی غیر مسلم پوچھتا ہے کہ جب انسان کی قسمت اور تقدیر کا حال اس کی پیدائش سے قبل ہی لوح محفوظ پر منقش ہو چکا اور وہ اپنی مرضی سے کوئی کام نہیں کر سکتا تو پھر محنت، کوشش جدوجہد کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ جب انسان کو وہی کچھ ملنا ہے جو اس کے لئے مقدر کیا جا چکا پھر سر مارنے محنت کرنے بلکہ معمولی کام کرنے کا کیا فائدہ؟ جب انسان کا مقدر اس کی نیکی، بدی کی استطاعت کا یقین خدا تعالیٰ نے پہلے ہی کر دیا تو پھر جزا اور سزا کے کیا معنی! اس قسم کے خیالات ہماری مذہبی لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں۔ میں خود احمدی ہونے سے قبل دوسرے افراد کی طرح انہی گمراہ کن خیالات میں مستغرق تھا کہ جب قسمت اور تقدیر کا حال میرے پیدا ہونے سے قبل ہی قلمبند ہو چکا ہے تو پھر میری جدوجہد بے کار ہے اللہ میاں نے جو میرے مقدر میں لکھ دیا ہے وہ مل کر رہے گا۔ لیکن ساتھ ہی تصویر کے گنڈے سے قسمت کو سنوارنے کے طریقے، دھن دولت اور نیکی کی استطاعت کے لئے دعا کرنا ذہن کو پریشان کرتا۔ کسی عالم سے پوچھتا تو وہ ادھر ادھر کے چکروں میں ڈال کر جب کچھ جواب نہ بن پاتا تو کہتے کہ ایسے مسائل پر بحث کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ گویا ان کے نزدیک اسلام اتنا غیر استدلالی مذہب ہے جو کسی مسئلے پر ذہن کو مطمئن کرنے کے بجائے اندھی تقلید کا درس دیتا ہے۔ بھلا آپ ہی فرمائیے ایک پڑھا لکھا انسان ایسے غیر معقول مشورے کو تسلیم کرے گا؟ بہرکیف اس ذہنی بے چینی کا حل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کی تشریح میں فرما دیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے دو طرح کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔ ایک اس کی صفت "الرحمٰن" کا دروازہ ہے اور دوسرا صفت "الرحیم" کا صفت "الرحمٰن" کے تحت انسان بغیر کوششوں بغیر دعا اور بغیر کسی عمل کے اسکی عطا اور نعمتوں کو حاصل کرتا ہے اور صفت "الرحیم" کے تحت وہ اپنی دعاؤں، اعمال، جدوجہد اور کوششوں کے بدلے میں انعامات حاصل کرتا ہے۔ گویا یہ بھی ٹھیک ہے کہ انسان کی قسمت اور تقدیر کا مالک "اللہ" ہے اور اس نے ہر انسان کی تقدیر کا حال اس کی پیدائش سے قبل لکھ رکھا ہے۔ یہ اس کی صفت "الرحمٰن" کا معجزہ ہے۔ اور کوشش جدوجہد، دعا، عمل کا دروازہ بھی بلکہ اس کی صفت الرحیم کے تحت انسان اپنے اعمال صالحہ اور دعاؤں سے ہر وقت خدا تعالیٰ کی نئی سے نئی نعمتوں اور مال و دولت سے حصہ یاب ہوتا رہتا ہے۔

یہ بھی ٹھیک ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے بغیر پتہ بھی حرکت نہیں کر سکتا اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ انسان اپنی کوششوں کا پھل پاتا ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی دونوں صفات "الرحمٰن" اور "الرحیم" بروقت عمل پیرا ہیں اور انسان کو دونوں طرح سے فیض یاب کرنے میں کارفرما ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

رحمان:

"پھر اللہ کی صفت الرحمٰن بیان کی ہے اور اس صفت کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ انسان کی فطری خواہشوں کو اس کی دعا یا التجا کے بغیر اور بدون کسی عمل کامل کے عطا (پورا) کرتا ہے۔ مثلاً جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے قیام و بقا کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ پہلے سے موجود ہوتی ہیں۔ پیدا پیچھے ہوتا ہے لیکن ماں کی چھاتیوں میں دودھ پہلے آ جاتا ہے۔ آسمان زمین، سورج، چاند ستارے، پانی، ہوا وغیرہ یہ تمام اشیاء جو اس نے انسان کے لئے بنائی ہیں یہ اس کی صفت رحمانیت ہی کے تقاضے ہیں۔ لیکن دوسرے مذاہب والے نہیں جانتے کہ وہ بلا مبادلہ بھی فضل کر سکتا ہے (الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

رحیم:

یعنی عملوں کی پیدائش میں بدلا دینے والا بعض لوگ ایسے ہیں (خود انہی مسلمانوں میں بھی) جو اعمال کو باطل قرار دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ نماز کیا روزہ کیا۔ قسمت ہوئی تو بچ جائیں گے۔ یعنی جو کچھ ہونا ہے ہو جائے گا ہم کیوں خواہ مخواہ تکلیف اٹھائیں قرآن مجید میں ہے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ جو نیک یا بند رہیں نے مجاہدات کئے اس لئے بدلا پس یہ رحیم ان لوگوں کے لئے ہے جو کہتے ہیں کہ جو ہونا ہے وہ ہو جائے گا۔"

(بدر ۹ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

حضرت مسیح موعود نے جس آسانی سے اس پیچیدہ مسئلے کو حل فرمایا ہے ایک عام انسان کا کام اور کمال نہیں ہو سکتا خدا تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرما کر اسلام کی عظیم خدمت کرنے کا موقع عطا کیا اور اس طرح گمراہی کے اندھیرے دینی علم کی روشنی سے ہٹ گئے۔

ادائیگی زکوٰۃ
اموال کو بڑھاتے
اور تزکیہ نفس
کرتی ہے

توسیع مکانات

اس ارشاد خداوندی کے تحت مرکز سلسلہ میں جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کے قیام کے لئے مہمان خانہ زیر تعمیر ہے۔

اخراجات تعمیر کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ وہ جماعتیں جن کے ذمہ مہمان خانہ کی تعمیر کے لئے رقوم لگائی جا چکی ہیں بالخصوص اور احباب جماعت سے بالعموم درخواست ہے کہ براہ مہربانی اس سلسلہ میں اپنے عطایا جلد بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(ناظر ضیافت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ کا تیئسواں سالانہ مرکزی اجتماع

انصار اللہ کا تیئسواں مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۳۱ اخاء / اکتوبر یکم، ۲ نبوت / نومبر ۱۹۸۰ء / ۱۳۵۹ ہش بروز جمعہ، ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس اجتماع کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ زعماء اعلیٰ / زعماء زیادہ سے زیادہ اراکین کو شامل کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھتیسواں[۳۶] سالانہ اجتماع مورخہ ۷، ۸، ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ خدام ابھی سے بھرپور تیاری شروع کر دیں۔

قائدین کرام مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ہے۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شوریٰ انصار اللہ

شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز مجلس عاملہ مقامی کی منظوری کے ساتھ بیس ستمبر / نبوک تک دفتر مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سائیکل ریس و مقابلہ فٹ بال

۲۱ اگست بروز جمعہ کو قیادت دارالذکر فیصل آباد کے زیر اہتمام سمن آباد و سالیوالہ روڈ پر ۱۰ میل لمبی سائیکل ریس ہوئی۔ صبح ۶ بجے ۴۵ خدام اور ۸ اطفال مقررہ مقام پر جمع ہوئے اور ساڑھے چھ بجے سائیکل ریس شروع ہوئی۔ ریس میں ۳۰ خدام نے شرکت کی۔

اس ریس میں مکرم نسیم احمد صاحب فضل اور مکرم رانا محمد احمد صاحب اوّل رہے۔ دوئم مکرم مبشر احمد صاحب اور سوئم شبیر احمد شاہ صاحب رہے۔ اوّل، دوئم اور سوئم آنے والے خدام نے بالترتیب ۳۶، ۳۷ اور ۳۹ منٹ میں یہ فاصلہ طے کیا۔

ریس کے بعد سمن آباد کی گراؤنڈ میں تمام خدام نے فٹ بال کھیلا اور یہ مقابلہ پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ دونوں اطراف سے ٹیموں نے ایک ایک گول کیا۔ اس طرح دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔

آخر میں مکرم مولوی جمیل احمد صاحب مربی اطفال نے دعا کروائی اور یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مرکز کی ہدایات پر زیادہ سے زیادہ پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(الحاج) شاہد احمد شاہ قائد مجلس دارالذکر فیصل آباد)

---

(۶) (چوہدری اکرام الحق چوہدری منزل ۲۳ راوی ٹاؤن سٹریٹ ۴ شاہدرہ لاہور)

(۷) خاکسار کی ہمشیرہ نگہت انور یکم ستمبر سے بی اے کا امتحان دے رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(ملک عابد انور ۱۳۱۲ لوئیاں منڈی صدر بازار لاہور کینٹ)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ (مقامی) کے زیر اہتمام فری کوچنگ کلاس

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے بی اے۔ بی ایس سی کی فری کوچنگ کلاس کا پہلا سیشن ۳۰ اگست ۱۹۸۰ء کو ختم ہو گیا۔ یہ ایک ماہ کا سیشن تھا جو باقاعدگی کے ساتھ روزانہ ایوانِ محمود میں صبح ۷ بجے سے ۹ بجے تک اور شام ۵½ بجے سے ۶½ بجے تک جاری رہا۔

اس سیشن کی کوچنگ کے سلسلہ میں خاکسار کے علاوہ مکرم پروفیسر منیر اعجاز صاحب ایم اے۔ مکرم پروفیسر چوہدری سلطان احمد صاحب ایم اے اور مکرم داؤد منیر صاحب ایم اے نے بڑے اخلاص اور محنت سے حصہ لیا۔ اور طلباء نے بھی بطور خاص استفادہ کیا۔

سیشن کے اختتام پر ۳۱ اگست کو ایک سادہ مگر پُر وقار تقریب میں مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نمائندہ مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب نے اس پروگرام کی تعریف کی اور اساتذہ کی بے لوث خدمت کو سراہا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس بابرکت تحریک کی ایک شق پر عمل پیرا ہونے پر مجلس مقامی کو مبارکباد دی اور اس مفید اور بابرکت پروگرام کو جاری رکھنے کی تلقین کی۔ اس سیشن کا دوسرا دور انشاء اللہ العزیز اوائلِ ستمبر سے شروع ہوگا تفصیل عنقریب شائع کر دی جائے گی۔ طلباء اس سلسلہ میں تیار رہیں اور مجلس مقامی سے رابطہ قائم رکھیں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس بابرکت پروگرام میں حصہ لینے والے اساتذہ کو اجر عطا فرمائے اور طلباء کے ذہنوں کو جلا بخشے۔ آمین۔

(عبدالجلیل صادق ایم اے ناظم امورِ طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مقامی)

درخواستِ ہائے دعا

(۱) میری لڑکی رشیدہ یاسمین صاحبہ بعارضہ بخار بیمار ہے کمزوری کافی ہے۔

(۲) میری اہلیہ صاحبہ گھٹنے کے درد کی وجہ سے علیل ہیں۔ ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(میاں خیر محمد احمدی ڈیرہ غازیخان)

(۳) میرے بڑے بھائی ملک رفیق احمد منیر (کارکن دفتر وکالت تبشیر) کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ٹائیفائیڈ کی وجہ سے کمزوری حد سے زیادہ ہے۔ دائیں ٹانگ میں بھی درد تھا اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کچھ افاقہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین۔

(۴) میرا چھوٹا بھائی مبارک احمد ناصر (احمد نگر) ۳، ۴ سال سے بیروزگاری کی وجہ سے پریشان ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل کرے اور اسے مناسب روزگار عطا کرے۔ آمین۔

(ملک لئیق احمد منیر پاک سٹیشنری اینڈ جنرل سٹور احمد نگر)

(۵) خاکسار ہفتہ عشرہ سے بیمار ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے تکالیف سے خلاصی بخشے اور کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(احمد دین احمدی سمبڑیال۔ ضلع سیالکوٹ)

(۶) مکرم شریف حسین خان صاحب ولد حکیم احمد حسین خان صاحب کوارٹر نمبر ۹ سرحد کالونی پشاور عرصہ تقریباً ۱½ سال سے ہوجہ کینسر بڑی آنت شدید بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوم لائف تعلیم القرآن کلاس - لاہور

لاہور - ۱۵ راگست ۱۹۸۰ء کو محترم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد تعلیم القرآن صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور جناب چودھری فتح محمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ہوم لائف تعلیم القرآن کلاس ۱۴۷ ایڈورڈ روڈ حلقہ پرانی انارکلی لاہور کا معائنہ فرمایا۔

ہوم لائف تعلیم القرآن کلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی ارشادات کے تحت کہ خواتین کو بھی قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر پڑھنا چاہیئے پانچ سال قبل محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ دختر مرزا صفدر جنگ صاحب ہمایوں نے اپنے گھر ۱۴۷ ایڈورڈ پر جاری کی تھی۔ جس میں اب تک پندرہ سو سے اوپر اسباق دیئے جا چکے ہیں۔

جناب ناظر صاحب تعلیم القرآن نے جو نماز جمعہ کے بعد مکرم چودھری فتح محمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور بعض دیگر دوستوں کی معیت میں تشریف لائے تھے۔ کلاس کے معائنہ کے بعد اس کی افادیت کو بڑھانے اور زیادہ منظم طور پر چلانے کے لئے ہدایات دیں۔ اس طرح بلیک بورڈ پر تحریر شدہ اسباق اور طالبات کی کاپیاں بھی ملاحظہ فرمائیں۔ کلاس کی کنوینر محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ نے جناب ناظر صاحب اور جناب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں کلاس کی کارکردگی بسلسلہ تعلیم ترجمہ و تفسیر قرآن کریم کے علاوہ، مجیدوں میں قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کی تحریک و تحریص کی غرض سے قاعدہ یسرنا القرآن کم قیمت پر دینے اور پھر ختم کرنے پر انعام پیش کرنے کا ذکر کیا۔

ایڈریس پر جناب ناظر صاحب اور بزرگان نے اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور بعض مفید مشورے دیئے۔

آخر میں مکرم ایڈیشنل ناظر صاحب تعلیم القرآن نے دعا کرائی اور اس طرح یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

(منصور مظفر زعیم مجلس خدام الاحمدیہ پرانی انارکلی و مزنگ لاہور)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری

ناظمین، زعماء اعلیٰ / زعماء توجہ فرمائیں کہ ماہانہ رپورٹ کارگزاری بابت ماہ اگست / ستمبر کی دس تاریخ تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

جزاکم اللہ۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سپاسِ تعزیت

میری اہلیہ مرحومہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ دختر ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب مرحوم آف فیض اللہ چک کی وفات حسرت آیات پر کثیر تعداد میں احباب نے خود تشریف لا کر اور اندرون ملک اور بیرون ملک سے خطوط اور تار کے ذریعہ ہمدردی کا اظہار کر کے ہمارے غم میں شریک ہونے کا ہمدردانہ اظہار فرمایا ہے۔ میں اس قابل نہیں کہ سب احباب کے خطوط کا فرداً فرداً جواب دے سکوں۔ اس لئے بذریعہ اخبار سب کا دلی شکریہ اپنی طرف سے اور مرحومہ کے برادران علی الخصوص محترم منیر مبارک صاحب مجسٹریٹ اوکاڑہ نیز اپنے بچوں کی طرف سے ادا کرتا ہوں اور مکرر درخواست کرتا ہوں کہ احباب مرحومہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا جاری رکھیں اللہ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(خالد سیف اللہ خان ابن رحمت اللہ خان صاحب شاکر (ٹوکیت منزل) محلہ دارالصدر شمالی ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرمہ امۃ السلام صاحبہ ۵/۱۴ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم محمد یوسف صاحب بٹ ولد خواجہ فضل کریم صاحب وفات پا گئے ہیں۔

قطعہ ۵/۱۴ واقع محلہ دارالرحمت ربوہ میں سے نصف رقبہ ۱۰ مرلہ میرے خاوند مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔

(۱) شاہد مسعود بٹ صاحب (۲) طارق محمود بٹ صاحب (۳) صبیحہ شاہین صاحبہ (۴) فوزیہ نزہت صاحبہ (۵) سمیعہ یاسمین صاحبہ (۶) فریحہ یاسمین صاحبہ۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکور میں سے میرے خاوند مرحوم کا حصہ زمین ہم تمام وارثان کے نام بحصص شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے برادر اکبر مکرم سردار عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی بروز بدھ بتاریخ ۲۷ راگست ۱۹۸۰ء بوقت دو بجے فوت ہو گئے۔ عشاء کی نماز کے بعد جنازہ مسجد مبارک کے احاطہ میں پڑھا گیا۔ امیر صاحب مقامی کی ہدایت کے مطابق نماز جنازہ محترم مرزا خورشید احمد صاحب نے پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

تدفین کے بعد دعا محترم مرزا خورشید احمد صاحب نے ہی کرائی۔ تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کے کارکن کثرت سے جنازہ میں شریک ہوئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔ ان کا اکلوتا لڑکا مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح واقف زندگی تبلیغ کے سلسلہ میں مشرقی افریقہ کے ملک تنزانیہ میں مقیم ہے۔ دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ ان کی بیوہ ہمشیرہ بہن حمیدہ بیگم کو ان کی بیماری کے ایام میں خدمت کی خوب توفیق ملی۔ ہمارا ایک بھائی برادرم محمود احمد عارف قادیان میں مقیم ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(مالک محمد انور مقام نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ حال مقیم ربوہ)

(۲) مکرم شیخ علی محمد صاحب پنشنر پوسٹل قریباً یکصد سال عمر پا کر ۲۷ ماہ رمضان کو خدا تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون،

مرحوم بہت سے اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔

احباب سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (ڈاکٹر عبدالرشید ۴۶۸/ج اجنالوی سید مٹھا بازار لاہور)

تشخیص بجٹ خدام الاحمدیہ

آپ کو تشخیص بجٹ فارم اور تجنید فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ براہ کرم ۶۰-۱۳۵۹/۸۱-۱۹۸۰ء کا بجٹ تشخیص کر کے اور فہرست تجنید مکمل کر کے جلد مرکز میں ارسال فرما دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رپورٹ کارگزاری فری کوچنگ کلاس

برائے بی۔ اے۔ بی۔ ایس سی

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے بی۔ اے۔ بی۔ ایس سی کی فری کوچنگ کلاس کا پہلا سیشن ۲۰ اگست ۱۹۸۰ء کو ختم ہو گیا۔ یہ ایک ماہ کا سیشن تھا جو باقاعدگی کے ساتھ روزانہ ایوان محمود میں صبح ۷ بجے سے نو بجے تک اور شام ۵½ بجے تا ۸½ بجے تک جاری رہا۔

اس سیشن کی کوچنگ کے سلسلہ میں خاکسار کے علاوہ مکرم پروفیسر تیمور اعجاز صاحب ایم۔ اے۔ مکرم پروفیسر چوہدری سلطان احمد صاحب ایم۔ اے اور مکرم داؤد حنیف صاحب ایم۔ اے نے بڑے اخلاص اور محنت سے حصہ لیا۔ اور طلباء نے بھی بطور خاص استفادہ کیا۔

سیشن کے اختتام پر ۲۱ اگست کو ایک سادہ مگر پُر وقار تقریب میں مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نمائندہ مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب نے اس پروگرام کی تعریف کی۔ اور اساتذہ کی بے لوث خدمت کو سراہا۔ اور اس بابرکت تحریک کی ایک شق پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مجلس مقامی کو مبارک باد دی۔ اور اس مفید اور بابرکت پروگرام کو جاری رکھنے کی تلقین کی۔ اس سیشن کا دوسرا دور انشاء اللہ العزیز اوائل ستمبر سے شروع ہوگا۔ تفصیل عنقریب شائع کر دی جائے گی۔ طلباء اس سلسلہ میں تیار رہیں۔ اور مجلس مقامی سے رابطہ قائم رکھیں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس بابرکت پروگرام میں حصہ لینے والے اساتذہ کو اجر عطا فرمائے۔ اور طلباء کے ذہنوں کو جلا بخشے۔

عبد الجلیل صادق ایم۔ اے ناظم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

تقریب شادی

میرے بیٹے عزیزم رانا عبد المجید خان سلمہ کی شادی خانہ آبادی کی تقریب سعید بمراہ عزیزہ عظمیٰ جبین بنت راجہ فضل داد خان مرحوم آف ڈلوال ضلع جہلم مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۸۰ء منعقد ہوئی۔ برات مکرم چوہدری عبد الرحیم خان صاحب آف چک ۶۸ ج۔ ب فیصل آباد۔ کی سربراہی میں میرے مکان واقع اقصیٰ روڈ۔ دار الرحمت شرقی سے دار الصدر غربی ڈیڑھ بجے بعد دوپہر روانہ ہوئی۔ اور شام چھ بجے بعد از دعا جو مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے کروائی واپس ہوئی۔

دعوت ولیمہ اگلے دن مورخہ ۱۸ اگست بروز سوموار منعقد ہوئی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی۔ دعا مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نے کروائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث خیر و برکت فرماتے ہوئے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

خاکسار میجر عبد القادر خان صدر دار الرحمت شرقی۔

خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کر کے

اپنے اموال کی حفاظت کیجئے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کیجئے کہ یہ طریق اپنے اموال کو بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

ارشاد ہے۔

"جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم) (ناظریت المال آمد ربوہ)

شکریہ احباب

خاکسار کی پیاری امی جان محترمہ رضیہ ناصرہ صاحبہ اہلیہ ملک محمد عبد اللہ صاحب ریٹائرڈ کمرشل سپرنٹنڈنٹ (ریلوے) راولپنڈی کی وفات پر بہت سے عزیزوں اور احباب نے گھر تشریف لا کر تعزیت فرمائی۔ اور بعض نے بذریعہ خطوط تعزیت فرمائی۔ امی جان کی وفات سے پہلے بیماری کے دوران بہت سے عزیزوں دوستوں نے بہت مدد فرمائی۔ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور، فیصل آباد نے بہت تعاون کیا۔ ان سب کا اظہار افسوس ہمارے دکھی دلوں کے لئے سہارا تھا۔ ان سب خطوط کا جواب دینا بہت مشکل ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ ہم سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

آخر میں خاکسار احباب سے عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ والدہ ماجدہ مرحومہ کو اپنے قرب سے نوازے۔ اور خود میرا اور میرے بھائیوں بہنوں اور والد صاحب کا حامی و ناصر ہو۔ اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(ملک عبد الرشید زاہد مکان نمبر ۳۵/۵ دار الرحمت شرقی ب ربوہ)

ولادت

میرے بڑے بھائی چوہدری بشارت احمد صاحب ناصر آف جرمنی اور بھابھی محترمہ مبارکہ متین صاحبہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۲۵ اگست کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام ہارون رضا احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود چوہدری سراج الدین صاحب آف ربوہ کا پوتا اور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آف گگو منڈی کا نواسہ ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک اور خادم دین بنائے۔ والدین اور سب گھر والوں کے لئے بابرکت وجود بنائے۔ آمین

امۃ السمیع فرحت اہلیہ چوہدری سعید احمد صاحب ناز ربوہ

اعلان

آل ربوہ بیڈمنٹن۔ ٹیبل ٹینس۔ کیرم بورڈ ٹورنامنٹ مورخہ ۱۰ ستمبر تا ۱۵ ستمبر ایوان محمود میں خدا کے فضل و کرم سے شروع ہو رہا ہے۔ خدام و اطفال بھائیوں سے درخواست ہے کہ اس ٹورنامنٹ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

تفصیلات کے لئے صدر ٹورنامنٹ کمیٹی، سیکرٹری ہال سے رابطہ فرمائیں۔

صدر ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah